بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

حٰمٓ ۚ ۝۱ تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الۡعَزِیۡزِ الۡعَلِیۡمِ ۝۲ لا غَافِرِ الذَّنۡۢبِ
وَ قَابِلِ التَّوۡبِ شَدِیۡدِ الۡعِقَابِ ۙ ذِی الطَّوۡلِ ؕ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ ؕ
اِلَیۡہِ الۡمَصِیۡرُ ۝۳ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰہِ اِلَّا الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَلَا یَغۡرُرۡکَ
تَقَلُّبُہُمۡ فِی الۡبِلَادِ ۝۴ کَذَّبَتۡ قَبۡلَہُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ
بَعۡدِہِمۡ ۪ وَ ہَمَّتۡ کُلُّ اُمَّۃٍۭ بِرَسُوۡلِہِمۡ لِیَاۡخُذُوۡہُ وَ جٰدَلُوۡا
بِالۡبَاطِلِ لِیُدۡحِضُوۡا بِہِ الۡحَقَّ فَاَخَذۡتُہُمۡ ۟ فَکَیۡفَ کَانَ عِقَابِ ۝۵
وَ کَذٰلِکَ حَقَّتۡ کَلِمَتُ رَبِّکَ عَلَی الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اَنَّہُمۡ
اَصۡحٰبُ النَّارِ ۝۶

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

۱۔ حٰمٓ ۝ کتاب کا نازل کرنا اللہ زبردست دانا کی طرف سے ہے ۝۲ جو گناہ کا
معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت سزا دینے والا مقدور والا ہے
جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسی کے پاس پھر جانا ہے ۝۳ اللہ کی آیتوں
میں تو وہی جھگڑا کرتے ہیں جو منکر ہیں پھر آپ کو ان کا شہروں میں (اترا کر) پھرنا دھوکے
میں نہ ڈال دے ۝۴ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد اور فرقے بھی جھٹلا چکے ہیں اور
ہر ایک امت نے اپنے رسول پکڑنے کا ارادہ کیا تھا اور غلط باتوں کے ساتھ بحث کرتے تھے
تاکہ اس سے حق کو مٹا دیں پھر ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر کیسی سزا ہوئی ۝۵ اور اسی طرح منکروں
پر اللہ کا کلام پورا ہوا کہ وہ جہنمی ہیں ۝۶ پارہ ۲۴ (مومن ۴۰/ ۱ تا ۶ * ت : حقانی)

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے

۱۔ حا۔میم : حٰمٓ حروف مقطعات میں سے ہے۔ بعض نے کہا کہ یہ سورت کا نام ہے اور
بعض کے نزدیک یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

2639

۲۔ سورت کا آغاز اس قدر پرجلال اور پرشکوہ انداز سے کیا جا رہا ہے تاکہ لوگ ہمہ تن گوش بن کر اس کی طرف متوجہ ہوں۔ یہ کتاب آسمان سے اتاری گئی اور اس کا اتارنے والا خداوند ذوالجلال ہے جو عزیز ہے یعنی سب سے زبردست اور سب پر غالب ہے اور علیم ہے یعنی ماضی، حال، مستقبل اس کے سامنے یکساں ہیں وہ ہر چھوٹی بڑی ظاہر و مخفی چیز کا جاننے والا ہے وہ کتاب جو آسمان سے اتری ہو اور اس کا اتارنے والا ان عظمتوں اور قدرتوں کا مالک ہو وہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے توجہ سے سنا جائے خوب سمجھا جائے اور اس کے ارشادات کو تسلیم کیا جائے۔

۳۔ وہ غافر الذنب ہے یعنی گناہوں کی پردہ پوشی فرمانے والا ہے کوئی شخص کتنا ہی گنہگار ہو جب وہ اس کے دربار میں ندامت و شرمندگی کی سوغات لے کر آجاتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ دیتا ہے * جب کوئی توبہ کرتا تو اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کی سابقہ سرکشیوں کے باعث اپنے باب کرم سے دھتکار نہیں دیتا بلکہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کا نام و نشان باقی نہیں چھوڑتا * اس کا عذاب بھی بہت شدید ہے اور فضل و کرم و قدرت والا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے

۴۔ ایسا جدال اور مناظرہ جس سے مقصد فضول شبہات پیدا کرکے حق کو مشکوک کرنا ہو وہی شخص کرسکتا ہے جس کے دل میں خدا و رسول پر ایمان نہ ہو۔ مشرکین مکہ کا دن رات یہی شغل تھا۔ وہ قرآن کے بیان کردہ متشابہ کو غلط (تاویلات) اور ایک آیت کو دوسری آیت سے متضاد ثابت کرتے طرح طرح کے شکوک و شبہات کا غبار اڑا کر حق کے حسن و جمال کو مستور کرتے۔ ان کی سرزنش کی جا رہی ہے *
(ان باتوں کے باوجود وہ مستبد سے قہر کیوں نہیں۔ تجارتی سفر اور مال و دولت کے ڈھیر سمیٹتے رہتے ہیں)
اے دیکھنے والے! تجھے یہ بات دھوکہ میں نہ ڈال دے ہم نے کچھ عرصہ کے لئے انہیں مہلت دے رکھی ہے اگر انہوں نے اس مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا تو ان کی شامت یقینی ہے خدا کا عذاب آئے گا اور ان کا نام و نشان مٹا کر رکھ دے گا۔ (ضیاء القرآن)

۵۔ اور آپ کی قوم سے پہلے حضرت نوحؑ کی قوم نے نوح علیہ السلام کو اور اسی طرح ان کافروں نے جو کہ

قومِ نوحؑ کے بعد ہونے والے انبیاء کرام کو جھٹلایا تھا جیسے کہ آپ کی قوم آپ کو جھٹلا رہی ہے* اور ہر ایک قوم نے اپنے رسول کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور شرک کے ساتھ وسوسوں سے جھگڑتے رہے تاکہ شرک کے ذریعے سے اس حق بات کو جس کو انبیاء کرام لے کر آئے ہیں جھوٹا کر دیں تو میں نے اس تکذیب کے وقت ان کی پکڑ کی۔ سو اے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ دیکھئے کہ تکذیب کے وقت میری طرف سے ان کو کیسی سزا ہوئی۔

۶۔ اسی طرح تمام ان لوگوں پر جنہوں نے انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کیا آپ کے پروردگار کی یہ بات طے ہو چکی ہے کہ وہ آخرت میں دوزخی ہوں گے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ غَافِرِ الذَّنْبِ : بخشنے والا، معاف کرنے والا ۞ قَابِلِ التَّوْبِ : توبہ قبول کرنے ۞ طَوْلِ : مال، دولت، انعام، وسعت، انعام، گنجائش، مقدور، مقدرت ۞ يَغْرُرْكَ : تجھے فریب نہ دے، تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے ۞ هَمَّتْ : اس نے ارادہ کیا، کرلیا ۞ يُدْحِضُوا : باطل کرنے کے لئے، زائل کرنے کے

تفہیمی خلاصہ ۞ سورہ مبارکہ "المومن" کو سورہ غافر اور سورہ الطول بھی کہتے ہیں۔ یہ سورہ نو رکوع پر مشتمل ہے اس میں پچاسی آیتیں ہیں۔ یہ سورۃ مکہ مکرمہ میں سورہ زمر کے بعد نازل ہوئی ہے اس کی تمام آیتیں مکہ میں اتریں البتہ ایک آیت إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ کے بارے میں بعض کا قول ہے کہ مدنی آیت ہے تاہم اس سورہ کے مکی ہونے پر اتفاق ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حٰمٓ اللہ تعالیٰ کا نام ہے ۞ قرآن بے حد درجہ کا معجزہ ہے ۞ عزیز وہ ہے جس کا مثل نہیں ۞ علیم یعنی جملہ معلومات پر آگاہ ۞ رحمت کو غضب پر سبقت ہے ۞ توبہ اس فعل مذموم (جو شرعاً قبیح ہے) سے رجوع کرکے اپنے اچھے عمل کی طرف لوٹنا ۞ استغفار، معصیت کی قباحت دیکھ کر اس سے اعراض کرکے مغفرت طلب کرنا ہے ۞

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا ج رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ
شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ
وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝ 7 رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنٍ الَّتِي
وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ط
إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ لا 8 وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ط وَمَنْ تَقِ
السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ ط وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ ع 9

جو لوگ عرش کو اٹھائے ہوئے اور جو اس کے گرداگرد (حلقہ باندھے ہوئے) ہیں (یعنی فرشتے) وہ اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں اور مومنوں کے لئے بخشش مانگتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے تو جن لوگوں نے توبہ کی اور تیرے رستے پر چلے ان کو بخش دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا لے ۝ 7 اے ہمارے پروردگار! ان کو ہمیشہ رہنے کی بہشتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور جو ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک ہوں ان کو بھی بےشک تو غالب حکمت والا ہے ۝ 8 اور ان کو عذابوں سے بچائے رکھ۔ اور جس کو تو اس روز عذابوں سے بچا لے گا تو بےشک اس پر مہربانی فرمائی اور یہی بڑی کامیابی ہے ۝ 9

(پ۲۴/س۴۰/ع۱/۷ تا ۹ * ت : ج)

۷: "وہ جو عرش اٹھاتے ہیں" یعنی ملائکہ حاملین عرش جو اصحاب قرب اور ملائکہ میں اشرف و افضل ہیں "اور جو اس کے گرد ہیں" یعنی جو ملائکہ کہ عرش کا طواف کرنے والے ہیں انہیں کرّوبی کہتے ہیں اور یہ ملائکہ میں صاحب سیادت ہیں۔ "وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ پاکی بولتے" اور سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہیں "اور اس پر ایمان لاتے" اور اس کی وحدانیت کی تصدیق کرتے "اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں"

اور بارگاہ الٰہی میں اس طرح عرض کرتے ہیں: "اے رب ہمارے تیری رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے" یعنی تیری رحمت اور تیرا علم ہر چیز کو وسیع ہے۔ فائدہ: دعا سے پہلے عرض ثنا سے معلوم ہوا کہ آداب دعا میں سے یہ ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی جائے پھر مراد عرض کی جائے۔ "تو انھیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے" یعنی دین اسلام پر "اور انھیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے"۔

۸- الٰہی! ان کے ماں باپ، ازواج اور اولاد کو بھی بخش دے جو مغفرت کی صلاحیت رکھتے ہیں اور بخشے جانے کے قابل ہیں۔ بخشش اور مغفرت کا وہی مستحق ہوتا ہے جو ایمان دار ہو۔ ان لوگوں کا متقی عابد اور زاہد ہونا ضروری نہیں کیونکہ ایسے لوگ تو بذات خود بخش دیے جاتے ہیں ان کی اپنی بخشش کے لئے اپنی اولاد یا والدین کے سہارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ علامہ پانی پتی لکھتے ہیں: "انسان جب صفت ایمان سے متصف ہوجاتا ہے تو وہ بخشش کے لائق ہوجاتا ہے"۔ امام بغوی سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا میرا باپ کہاں ہے، میری ماں کہاں ہے، میرے بچے کہاں ہیں، میری بیوی کہاں ہے۔ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح نیک اعمال نہیں کئے اس لئے وہ یہاں موجود نہیں۔ تو وہ جنتی جواب میں کہے گا کہ میں نے اپنے لئے اور ان کے لئے نیک اعمال کیا تھا۔ پھر کہا جائے گا کہ ان لوگوں کو بھی جنت میں داخل کردو۔ یہ روایت اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے۔ اس سے صراحتہً معلوم ہوگیا کہ آیت میں صلح سے مراد نفس ایمان ہے۔

۹- سیئات کا ایک معنی عقوبات کیا گیا ہے یعنی الٰہی ان کو ہر قسم کی سزاؤں سے بچا اور اس کا دوسرا معنی یہ کیا گیا ہے کہ الٰہی دنیا میں ان کو گناہوں اور اعمال قبیحہ سے بچا۔ خود ان کی نگہبانی فرما اور نفس شیطان کی شرانگیزیوں سے محفوظ رکھ۔ * الٰہی قیامت کے روز جس کو تو عذاب سے بچالے اس پر تو نے رحمت کی۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ اس دنیا میں جس کو تو نے گناہوں سے محفوظ رکھا اس پر تو نے بڑا احسان فرمایا۔ فرشتوں کے دل میں ہمارے لئے خلوص اور خیر خواہی کے یہ پاکیزہ جذبات پیدا ہونے کی وجہ محض ایمان ہے (مظہری)

لغوی اشارے ○ يَحمِلُونَ: اٹھاتے ہیں ○ وَسِعتَ: تو نے سمالیا ہے ○ صَلَحَ: وہ نیک ہوا ○ تَقِ: تو بچا لے ○

تفہیمی خلاصہ ○ احکام قضا و قدر عرش سے نافذ ہوتے ہیں ○ جیسے ملائکہ حاملین عرش کو صبح و شام سلام کرتے ہیں ○ ملائکہ اہل زمین کے لئے استغفار کرتے ہیں ○ کمال سعادت کا راستہ مخلوق پر شفقت اور حکم الٰہی کی تعظیم سے ہے ○ مغفرت اہل ایمان کے ساتھ مخصوص ہے ○ مومنین کے زبردست خیر خواہ ملائکہ ہیں ○ آخرت کی سزا سے بچنے کے لئے توبہ اور عمل صالح ہے ○

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادَوْنَ لَمَقْتُ اللّٰهِ أَكْبَرُ مِن مَّقْتِكُمْ أَنفُسَكُمْ
إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ۝ ١٠ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ
وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ۝ ١١
ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللّٰهُ وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۚ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ
فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ۝ ١٢ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ لَكُم
مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ۝ ١٣ فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ
لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ ١٤ رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوحَ
مِنْ أَمْرِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۝ ١٥ يَوْمَ هُم
بَارِزُونَ ۚ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ

بیشک جنہوں نے کفر کیا ان کو ندا کی جائے گی کہ ضرور تم سے اللہ کی بیزاری اس سے بہت زیادہ ہے
جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تو تم کفر کرتے ۝ ١٠ کہیں گے
اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبارہ مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا اب ہم اپنے گناہوں پر مقر
ہوئے تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے ۝ ١١ یہ اس پر ہوا کہ جب ایک اللہ پکارا جاتا تو تم
کفر کرتے اور اس کا شریک ٹھہرایا جاتا تو تم مان لیتے تو حکم اللہ کے لئے ہے جو سب سے بلند بڑا ۝ ١٢
وہی ہے کہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لئے آسمان سے روزی اتارتا ہے اور نصیحت
نہیں مانتا مگر جو رجوع لائے ۝ ١٣ تو اللہ کی بندگی کرو نرے اس کے بندے ہو کر پڑے برا
مانیں کافر ۝ ١٤ بلند درجے دینے والا عرش کا مالک ایمان کی جان وحی ڈالتا ہے اپنے
حکم سے اپنے بندوں میں جس پر چاہے کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ۝ ١٥ جس دن وہ بالکل ظاہر
ہو جائیں گے اللہ پر ان کا کچھ حال چھپا نہ ہوگا آج کس کی بادشاہی ہے ایک اللہ سب پر غالب کی ۝ ١٦

(پ ٢٤ - س ٤٠ / ١٠ تا ١٦ * ت : ک)

2644

۱۰۔ قیامت کے دن کفار کو جب جہنم رسید کر دیا جائے گا اس وقت انہیں اپنی حماقتوں کا احساس ہوگا اور انہیں اپنے آپ پر بڑا غصہ آئے گا اپنی عقل و فہم پر نفریں بھیجیں گے اور اپنی ہٹ دھرمی کو کوسیں گے اور بڑے ہی پیچ و تاب کھائیں گے فرشتے ان کی یہ حالت دیکھ کر انہیں کہیں گے کہ جتنا غصہ آج تمہیں اپنے آپ پر آ رہا ہے کل جب دنیا میں اللہ تعالیٰ کا رسول اور اس کے نیک بندے تمہیں کفر و شرک سے باز رکھنے کی مخلصانہ کوشش کرتے تھے تو تم ان کا مذاق اڑاتے تھے اس وقت اللہ تعالیٰ کی آتشِ غضب بھڑک اٹھتی تھی اور اس کو اس سے کہیں زیادہ غصہ تم پر آتا تھا۔

۱۱۔ کفار کہیں گے دو مرتبہ تو نے ہمیں موت کا مزہ چکھایا اور دو مرتبہ زندہ کیا۔ دو موتوں اور دو زندگیوں کا ذکر پہلے پارہ میں آ چکا ہے ☆ کفار کو جب دوزخ میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے اور تسلیم کریں گے کہ حیات بعد الموت جس کا آج تک انکار کرتے رہے عین حق ہے۔ اعترافِ گناہ کے بعد پوچھیں گے کہ کیا اب اس دوزخ سے نکلنے کی کوئی سبیل ہے جواب ملے گا نہیں بالکل نہیں اب تمہیں یہیں رہنا پڑے گا۔

۱۲۔ یہ کس جرم کی سزا ہے کیا تم جانتے ہو۔ یہ اس جرم کی سزا ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی توحید کا ذکر کیا جاتا تو تم اسے ماننے سے انکار کر دیتے اور اس کے ساتھ جب تمہارے معبودانِ باطل کو شریک ٹھہرایا جاتا تو تم فوراً اس بات کو تسلیم کر لیا کرتے تھے۔ خدا کی توحید کے انکار کی یہ سزا ہے جس میں تم مبتلا ہو ☆ تمہارے متعلق فیصلہ کرنے کا کلی اختیار اللہ تعالیٰ کے دستِ قدرت میں ہے تمہارے وہ معبود جن کو تم بڑے اصرار سے خدا کا شریک بنایا کرتے تھے وہ اس خدائی فیصلہ میں رد و بدل کا کوئی اختیار نہیں رکھتے اللہ تعالیٰ تو تمہیں اس لئے نہیں بخشے گا کہ تم اس پر ایمان ہی نہیں لائے اور جب اس کی توحید پر ایمان لانے کی تمہیں دعوت دی گئی تم تو فوراً بگڑ جاتے تھے اور جن خداؤں کی پرستش میں تم مگن رہا کرتے تھے ان کا آج کوئی بس نہیں چلتا بلکہ آج تو ان کا نام و نشان تک بھی نہیں ملتا اس لئے اب تمہارے چھٹکارے کی کوئی صورت نہیں۔

۱۳۔ وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے جن کے دیکھنے کے بعد اس کی وحدانیت، اس کی حکمتِ بالغہ قدرتِ کاملہ اور علمِ محیط کا اعتراف کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ☆ اس کی وحدانیت اور اس کی عظمت

2645

کی ایک واضح نشانی بیان کردی۔ رزق سے مراد یہاں بارش ہے۔ اگر اسی ایک نشانی پر غور کیا جائے تو سارے حجاب اٹھ جاتے ہیں * لیکن اس سے فائدہ صرف وہی لوگ اٹھاتے ہیں جن پر رجوع الی اللہ کا جذبہ موجود ہے۔ (ضیاء القرآن)

۱۴۔ جب تم نے یہ سن لیا کہ مشرکین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹ رہا ہے تو تم صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو۔ اور اطاعت و عبادت کو ہر قسم کے شرک سے پاک کرکے خالص اسی کے لئے کرو اگرچہ کفار کو یہ ناپسند ہو یعنی اگرچہ تمہارے دشمن کفار اس پر غضبناک ہی کیوں نہ ہوں۔ (تفسیر مظہری)

۱۵۔ وہ آسمانوں کا خالق ہے جس نے ان کو ہر ایک چیز سے بلند کیا اور عرش کا مالک ہے * وہ بذریعہ جبرئیل اپنے بندوں میں سے جس کو پسند کرے یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن کریم نازل فرماتا ہے تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم کے ذریعہ اس دن سے ڈرائیں جس دن آسمان اور زمین والے جمع ہو جائیں گے یا یہ کہ خالق و مخلوق۔

۱۶۔ جس دن سب لوگ قبروں سے نکل پڑیں گے کہ ان کے اعمال میں سے کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گی پھر نفخۂ موت کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج کے دن کس کی حکومت ہوگی تو کوئی بھی جواب نہ دے سکے گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا بس اللہ ہی کی ہوگی جو کہ وحدہٗ لاشریک ہے اور اپنی مخلوق کے بارے میں غالب ہے آج یعنی قیامت کے دن ہر نیک و بد کو جو بھی اس نے نیکی یا بدی کی اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے * یُنَادَوْنَ : ان کو پکارا جائے گا ⊖ مَقْتٌ : کسی شخص کو کسی برائی کا مرتکب دیکھ کر اس سے بغض رکھنا، وہ مبغوض قرار دیا جائے ⊖ یُنِیْبُ : وہ لوٹتا ہے شرک سے توحید کی طرف ⊖ رَفِیْعُ : بلند کرنے والا، بلند ہونے والا ⊖ ذُو : والا، صاحب ⊖ تَلَاقِ : ایک دوسرے سے ملاقات کرنا، باہم جمع ہونا ⊖ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ * اللہ تعالیٰ کا غضب بہت بڑا ہے ⊖ کفر میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور غضب پوشیدہ ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کے آخری زمانے (قرب قیامت) میں ایک قوم ظاہر ہوگی جس کی نمازوں اور روزوں کے مقابلہ میں تمہاری نمازیں اور روزے حقیر محسوس ہوں گے لیکن ان کا ایمان ان کے حلقوم سے نیچے تجاوز نہ کرے گا ⊖ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے لئے دین میں مخلص ہو کر ⊖ حدیث شریف میں ہے ابن آدم کو ہر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا ⊖ قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین پر کوئی بندہ (ہمیشہ) اللہ اللہ کرنے والا ہوگا

اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ۭ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ
وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِيْنَ ۭ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ ۭ ○ ١٨ يَعْلَمُ خَاۗىِٕنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ
○ ١٩ وَاللّٰهُ يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ۭ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَقْضُوْنَ بِشَيْءٍ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ○ ٢٠ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ
فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ
وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ○ ٢١

آج بدلہ دیا جائے گا ہر نفس کو جو اس نے کمایا تھا ذرا ظلم نہیں ہوگا آج بے شک اللہ تعالیٰ
بہت تیزی سے حساب لینے والا ہے ○ ١٧ اور آپ ڈرایئے انھیں قریب آنے والے دن سے
جب کہ دل گلے میں آ اٹکے ہوں گے خوف و دہشت سے بھرے ہوئے نہ ہوگا ظالموں کے لئے
کوئی دوست اور نہ ایسا سفارشی جس کی سفارش مانی جائے ○ ١٨ وہ جانتا ہے خیانت کرنے
والی آنکھوں کو اور ان باتوں کو جنھیں سینے میں چھپائے ہوئے ہیں ○ ١٩ اور اللہ فیصلہ فرماتا ہے حق
کے ساتھ اور جنھیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ بے شک
اللہ تعالیٰ ہی سب کچھ سننے والا (اور) سب کچھ دیکھنے والا ہے ○ ٢٠ کیا انھوں نے سیر و سیاحت
نہیں کی زمین میں تاکہ وہ دیکھتے کیا انجام ہوا ان لوگوں کا جو ان سے پہلے تھے وہ قوت کے
لحاظ سے بھی ان سے طاقتور تھے اور زمین میں (چھوڑے ہوئے) آثار کے لحاظ سے بھی تو پکڑ لیا
انھیں اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کے باعث اور نہیں تھا ان کے لئے اللہ سے کوئی بچانے والا ○ ٢١
(فمن اظلم ٢٤ * المومن ٤٠ * ١٧ تا ٢١ * ت: ض)

١٧۔ یہاں اعمال سے مراد وہ گناہ ہیں جو معاف نہیں ہوں گے اور وہ نیکیاں جو برباد نہ ہو گئی ہوں
کیونکہ ان گناہوں اور نیکیوں کا بدلہ کچھ نہ ملے گا۔ لہٰذا اپنے عموم پر ہے اور یہ آیت معافی
گناہ والی اور ضبطی اعمال والی آیتوں کے خلاف نہیں * یہاں ظلم سے مراد یہ ہے کہ گناہ

کی سزا زیادہ یا نیکی کی جزا کم دی جائے۔ گناہ معاف کر دینا، نیکی بڑھا دینا اس کا رحم و کرم ہے * کہ تمام مخلوق کا حساب آدھے گھنٹے کی مدت میں لے لے گا۔ قیامت کا باقی حصہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اظہار عظمت میں صرف ہوگا۔ صدہا سال شفیع کی تلاش میں گزریں گے پھر حضور کے مقام محمود پر جلوہ گر ہونے اور نعت خوانوں کی نعت خوانی میں خرچ ہوں گے۔

۱۸ - یا تو اس کے ظاہری معنی مراد ہیں کہ دل اپنی جگہ سے ہٹ کر حلقوم میں آ پھنسیں گے کہ نہ باہر آویں نہ اپنی جگہ واپس جاویں مگر موت واقع نہ ہوگی یا سخت صدمہ و رنج مراد ہے * ہمارے حضور سے کہا جائے گا "محبوب کہو، تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول ہوگی"۔ خیال رکھو کہ رب جس کی بھی سنتا ہے یا سنے گا حضور کے واسطے سے۔ حضور برزخ کبریٰ ہیں خالق و مخلوق کے درمیان۔ مومنوں کے دوست بھی کام آئیں گے اور سفارش بھی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ (نور العرفان)

19 - یہ ایک اور دہشت ناک بات بیان فرماتا ہے کہ جس حاکم کے سامنے اس روز ہونا ہوگا وہ ایسا ہے کہ آنکھ کی چوری (چھپا کر بدنظری کرنا، جس کو دیکھنا جائز نہیں اس کو چوری یا کن انکھیوں سے دیکھنا) اور دل کے خطرات اور ارادے بھی جانتا ہے کوئی عمل اس سے مخفی نہیں ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء کا نہ دل کا۔ (تفسیر عثمانی)

۲۰ - اللہ مالک مطلق ہے حکیم ہے علیم ہے ظاہر اور باطن سے واقف ہے اس لئے وہی فیصلہ کرے گا جو اس کے علم و حکمت کا تقاضا ہوگا اور اس کی حکمت کا تقاضا غلط نہ ہوگا * اللہ کے سوا اصنام کو شریک بنانے والوں کو اور ظالم بادشاہوں کو جو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ کسی طرح کا فیصلہ نہ کرسکیں گے کیونکہ ان کو کوئی فیصلہ کرنے کی قدرت ہی نہیں ہوگی * کیونکہ اللہ ہی بلاشبہ سب کچھ سننے والا (اور) سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ (تفسیر مظہری ۲۰)

۲۱ - کیا ان کفار مکہ نے زمین میں چل پھر کر غور نہیں کیا کہ ان سے پہلے کافروں کا کیا حشر ہوا جو قوت میں بھی ان سے بڑھ کر اور آثار و نشانات میں بھی زیادہ تھے ان کے انبیاء کرام کی تکذیب کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کا مواخذہ فرمایا اور کوئی ان کو اللہ کے عذاب سے بچانے والا نہ ہوا۔ (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ)

2648

لغوی اشارے ۞ أَزِفَة : آپہنچی ۞ لَدَى : سر پاس ۞ حناجر : حلق، گلے، نرخرے ۞
کاظمین : غصہ پی جانے والے، غصہ کو ضبط کرنے والے ۞ حمیم : نہایت گرم پانی، گہرا دوست ۞
خائنۃ : خیانت، دغا ۞ آثار : نشانیاں، علامتیں ۞ واق : بچانے حفاظت کرنے والا ۞ (ل)

تفہیمی خلاصہ ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حساب ہونے سے پہلے اپنا حساب بنا لو اور عدالت بڑی پیشی کی تیاری کر لو ۞ کوئی جنتی جنت میں اور کوئی جہنمی دوزخ میں داخل نہ کیا جائے گا جب تک کسی حق دار کا حق ادا نہ کرے ۞ مطیع مطاع سے مرتبہ میں کم ہوتا ہے ۞ کفر سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ۞ بری شان سے دیکھنا زہریلا تیر ہے ۞ بھائی اور دوست کے عیب سے آنکھ بند رکھیں ۞ محارم سے آنکھ بچائے ۞ آنکھ قلوب کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے ۞ جب معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ قوی ہے تو پھر وہ کبھی اپنی قوت وطاقت پر اعتماد نہیں کرے گا ۞

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ط
اِنَّهٗ قَوِيٌّ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ۲۲ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ
مُّبِيْنٍ ۝ ۲۳ ل اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ ۲۴ فَلَمَّا
جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
وَاسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ط وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ ۲۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ
ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ج اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ
اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي الْاَرْضِ الْفَسَادَ ۝ ۲۶ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ
وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ۝ ۲۷ ع

یہ اس لئے کہ ان کے پاس رسول نشانیاں لے کر آیا کرتے تھے سو انہوں نے انکار کیا پھر
اللہ نے ان کو پکڑ لیا کیونکہ وہ زبردست سزا دینے والا ہے ۝ ۲۲ اور البتہ ہم نے موسیٰؑ
کو اپنی نشانیاں اور ظاہر حجت دے کر ۝ ۲۳ فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس بھیجا
تھا تو انہوں نے کہہ دیا کہ جادوگر بڑا جھوٹا ہے ۝ ۲۴ (الغرض) جب ان کے پاس موسیٰؑ ہمارے
ہاں سے حق لے کر آئے تو کہہ دیا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو مار ڈالو اور
ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو اور کافروں کے داؤ تو محض غلط ہوا کرتے ہیں ۝ ۲۵ اور وہ
اپنے رب کو بلاتا رہے (کیوں کہ) مجھے خوف ہے کہ تمہارا دین بدل دے یا زمین میں فساد
برپا کر دے ۝ ۲۶ اور موسیٰؑ نے کہا میں تو اپنے اور تمہارے رب کی ہر ایک متکبر سے جو حساب
کے دن پر ایمان نہیں رکھتا پناہ لے چکا ہوں ۝ ۲۷ ع

(فمن اظلم ۲۴ * المومن ۴۰/ ۲۲ تا ۲۷ * ت: ح)

۲۲ - (ان کے پاس رسول آئے) واضح دلائل اور روشن حجتوں کے ساتھ - لیکن اس کے باوجود انہوں نے
کفر کیا تو اللہ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا ان کا نام و نشان تک مٹ گیا - وہ عظیم قوتوں اور
شدید گرفت والا ہے - اس کا عذاب دردناک اور شدید ہے اللہ ہمیں اس سے نجات عطا فرمائے - امین (ابن کثیر ک)

2650

۲۳۔ فرعون نے اپنی قوم سے کہا مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰؑ کو قتل کروں۔ بغوی نے لکھا ہے کہ فرعون نے یہ قول اس لئے کہا تھا کہ فرعون کی قوم میں سے کچھ خاص افراد ایسے تھے جو اپنی ہلاکت اور تباہی کے خوف سے اسے موسیٰؑ کو قتل کرنے سے روکتے تھے (تفسیر بغوی) اور کہتے تھے کہ یہ موسیٰ وہ نہیں ہے جس سے تو ڈرتا ہے بلکہ یہ تو جادوگر ہے (لہذا ان کے نزاع تک جانے دو) * اور موسیٰ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اس رب کو بلائے جس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ اس نے اسے ہمارے پاس بھیجا ہے وہ آکر اس کی ہم سے حفاظت کرے۔ اس کا قول اپنی قوم کے ساتھ مکر کرنے اور دھوکہ سازی کے لئے تھا اور انہیں یہ وہم دلانا مقصود تھا کہ وہ ان موسیٰؑ کے قتل سے روک رہے ہیں۔ (حالانکہ) اسے قتل سے روکنے والا وہ عصا کے معجزہ کا خوف تھا۔

۲۴۔ جب فرعون نے موسیٰؑ کو قتل کی دھمکی دی تو آپ نے اپنی قوم سے کہا میں پناہ مانگتا ہوں اپنے رب کی اور تمہارے پروردگار کی ہر اس متکبر کے شر سے جو روز حساب پر ایمان نہیں رکھتا * شر کو دور کرنے کا سب سے مضبوط اور پختہ سبب اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنا ہے *
چونکہ موسیٰؑ کی حفاظت ان تمام کی حفاظت کو متضمن ہے اور شامل اس لئے لفظ رب کی اضافت اپنی اور ان کی طرف کی گئی۔ یہاں آیت میں فرعون کا نام ذکر نہیں کیا بلکہ ایسا وصف (متکبر) کا ذکر کیا ہے جو اسے بھی اور دوسروں کو بھی شامل ہے۔ (تفسیر مظہری)

۲۵۔ جب قوم فرعون کے پاس موسیٰؑ دین حق لے کر آئے تو بجائے اس کے کہ مانتے فرعون نے یہ حکم دے دیا کہ ان بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کر دو جو موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دو کہ فرعونیوں کے کام آئیں۔ یہ دوبارہ حکم تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے دین حق لے کر آنے کے سبب ایمانداروں کو برباد و خراب کرنے کے لئے اس لعین نے دیا تھا مگر اس سے کیا ہوتا ہے اس لئے کہ کفار کے سب داؤ اور کل تدبیریں اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مقابلہ میں کچھ کام نہیں آتیں سب بیکار اور ضائع جاتی ہیں آخر کار وہی ہوتا ہے جو اللہ چاہتا ہے فرعون اور اس کے سردار اور لشکر غارت ہوا موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل سلامت چلے گئے۔ (تفسیر حقانی)

۲۶۔ اور فرعون کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو کہ میں موسیٰ کو قتل کر ڈالوں اور اس کو چاہیئے کہ اپنے رب کو بلالے جس کے بارے میں یہ خیال کرتا ہے کہ اس نے اس کو رسول بنا کر بھیجا ہے مجھے ڈر ہے کہ

جس دین پر تم ہو کہیں وہ تمہارا دین نہ بدل ڈالے یا ملک میں کوئی فساد نہ پھیلا دے کہ تمہارے لڑکوں کو خادم بنا لے اور لڑکوں کو قتل کروا دے جیسا کہ تم خوف کرتے ہو یا یہ کہ تمہارے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑ دے اور تم سب کو اپنے دین میں داخل کرے۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۲۷۔ موسیٰ علیہ السلام کو جب فرعون کے اس منصوبہ کا علم ہوا تو آپ گھبرائے نہیں بلکہ آپ کی زبان سے وہی جملہ نکلا جو موسیٰؑ جیسے برگزیدہ رسول کے شایان شان تھا۔ فرمایا مجھے اکیلا نہ سمجھو۔ مجھے اس ذوالجلال کی پناہ اور حمایت حاصل ہے جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی مالک ہے۔ تم لاکھ اس کی بندگی کا رشتہ توڑنا چاہو تم فرعون کو اپنا خدا سمجھتے رہو تم حقیقت کو بدل نہیں سکتے بنا رہے پھر بھی تم اسی رب کے ہو جس کا میں بندہ ہوں میں نے ہر متکبر اور سرکش کے شر سے اس کے دامن رحمت میں پناہ لی ہوئی ہے تم میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊘ قَوِیٌّ : طاقتور ⊘ هَامٰنُ : حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں فرعون مصر کا وزیر اعظم جو حضرت موسیٰؑ کا سخت دشمن تھا ⊘ کَیْدُ : اچھی تدبیر، بری تدبیر، مکر و فریب، چال داؤ ذَرُوْنِیْ : تم مجھے چھوڑ دو ⊖ یَدُعُّ : وہ دھکے دیتا ہے ⊖ عُذْتُ : میں نے پناہ لی ⊖ (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ⊘ شیخ اپنی قوم میں ایسے ہے جیسے نبی اپنی امت میں ⊖ فرعون، اصل میں یہ لفظ فارا، اوہ تھا مصری زبان میں فارا کے معنی محل اور اوہ کے معنی اونچا بڑا تھا فارا اوہ محل کبیر عالی اس سے مراد شاہ مصر کی ذات ہوتی تھی جیسے خلافت عثمانی کے زمانے میں باب عالی سے مراد خلیفہ کی ذات ہوتی تھی یورپ کی زبانوں میں بھی لفظ فرعون آیا ہے (مولفات برکس) حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں فرعون کا نام ابوفس تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی جس فرعون نے پرورش کی تھی اس کا نام رعمسیس دوم یا رعمسیس تھا یونانی اس کو سوسٹرلس کہتے تھے اور عبرانی فرعون التسخیر، رعمسیس کے بیٹے منفتاح کے زمانہ میں حضرت موسیٰؑ کی بعثت ہوئی۔ اسی سے مقابلہ ہوا اور یہ ہی ۱۴۹۱ ق م میں غرق ہوا ⊖ قارون : بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ایک مالدار سردار تھا قاموس میں اس کا نام قورح بن یصھار لکھا ہے لیکن مودودی نے کورا نقل کیا ہے اس نے ۲۵۰ سرداروں کو ملا کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر جانے کے بعد حضرت ہارونؑ پر چڑھائی کی تھی وہ بنی اسرائیل کی مذہبی سیادت کا خواستگار تھا۔ حضرت موسیٰؑ کی بد دعا سے زمین میں مکان سمیت دھنس گیا تھا

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا
اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ۭ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا
فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝ ۲۸ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ
فِي الْاَرْضِ ۡ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ۭ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ
اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝ ۲۹ وَقَالَ الَّذِيْٓ
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ۝ ۳۰ مِثْلَ دَاْبِ
قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ۝ ۳۱

اور بولا فرعون والوں میں سے ایک مرد مسلمان کہ اپنے ایمان کو چھپاتا تھا کیا ایسے مرد کو اس پر مارے
ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے
رب کی طرف سے لایا اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان پر اور
اگر وہ سچے ہیں تو تمہیں پہنچ جائے گا کچھ وہ جس کا تمہیں وعدہ دیتے ہیں ۝ ۲۸ اے میری قوم آج
بادشاہی تمہاری ہے اس زمین میں غلبہ رکھتے ہو تو اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچا لے گا اگر ہم
پر آئے فرعون بولا میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میری سوجھ ہے اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں
جو بھلائی کی راہ ہے ۝ ۲۹ اور وہ ایمان والا بولا اے قوم مجھے تم پر اگلے گروہوں کے دن کا
سا خوف ہے ۝ ۳۰ جیسا دستور گزرا نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور ان کے بعد اوروں کا
اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں چاہتا ۝ ۳۱ (فمن اظلم ۲۴/ المومن ۴۰/ ۲۸ تا ۳۱ * ت:ک)

۲۸۔ قبطی قوم کا ایک فرد حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا لیکن اس نے اپنی قوم کو اپنے ایمان سے آگاہ نہیں کیا تھا اس نے جب سنا کہ فرعون حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنا رہا ہے تو اس نے فرعون کو اس ارادہ سے باز آنے کی تلقین شروع کی پہلے تو اس نے انھیں جھنجھوڑا کہ تم موسیٰؑ کے درپے آزار کیوں ہو انھوں نے تمہارا کیا جرم کیا ہے کونسی قانون شکنی کی ہے محض اس لئے تم انھیں قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے اور انھوں نے اپنے عقیدہ کی حقانیت دلائل اور

معجزات سے ثابت کر دی ہے۔ تمہارا معاشرہ تو بڑا ترقی یافتہ ہے تم ان کے ذاتی عقیدہ میں کیوں دخل دیتے ہو
انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو اگر بالفرض محال وہ غلط کہہ رہے ہیں تو خود ہی کیفر کردار کو پہنچ جائیں گے۔
ہمیں ویسے ہاتھ ان کے خون سے سرخ کرنے کی کیا ضرورت ہے (ضیاء القرآن)

۲۹۔ پھر کہا کہ آج کے دن تمہاری حکومت ہے اور تم کو غلبہ ہے مگر اس پر گھمنڈ نہ کرنا اگر اللہ کی طرف سے
ہم پر اس کے مقابلہ سے کوئی بلا آگئی تو کوئی بھی ہماری مدد کرنے والا نہ ہوگا۔ فرعون نے کہا جو میری رائے
ہے تم پر ظاہر کرتا ہوں اور تم کو اچھی اور عمدہ بات اور سیدھا راستہ بتاتا ہوں۔ (تفسیر حقانی)

۳۰۔ (ایمان لانے والے اس صالح مرد کا نام حزقیل بتایا جاتا ہے) حضرت حزقیل نے کہا کہ مجھے
تمہاری نسبت پہلی قوموں جیسے نزول عذاب کا اندیشہ ہے۔ (تفسیر ابن عباس رض)

● گروہوں سے مراد پچھلی امتیں ہیں جو اپنے انبیاء کی مخالفت کی وجہ سے ہلاک ہوگئیں جیسے
قوم عاد و ثمود وغیرہ

۳۱۔ معلوم ہوا کہ (یہ کہنے والے صحابہ اعظم تھے) فرعون اور فرعونی تاریخ سے واقف تھے اور گزشتہ
قوموں کی ہلاکت کی انہیں خبر تھی بے خبر نہ تھے۔ ایک قبطی یہ تاریخی واقعات بیان کر رہا ہے
اور فرعون خاموش ہے۔ * "اوروں کا" جیسے قوم لوط و شعیب وغیرہ * " اور اللہ بندوں پر
ظلم نہیں چاہتا" کہ بغیر نبی بھیجے انہیں ہلاک کر دے یہ بھی اسی مومن کا کلام ہے اس
میں یہ بھی فرمایا گیا کہ فرعون رب نہیں۔ رب قادر و قیوم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ⊙ یَكُ : نہیں تھا، نہیں ہوگا ⊙ یُصِبْكُم : تم پر پڑے گا ⊙ مُسْرِف : حد سے بڑھنے
والا، مراد مشرک ⊙ ظَاہِرِیْنَ : غلبہ پانے والے ⊙ بَاْس : سختی، آفت، لڑائی، دبدبہ ⊙
اُرِیْكُمْ : میں تم کو دکھاتا ہوں ⊙ رَشَاد : نیکی، راستی، بھلائی ⊙ مِثْلَ : طرح ⊙ داب : حال، دستور

تفہیمی خلاصہ ⊙ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا امم میں ایمان میں سبقت کرنے والے تین ایسے ہیں کہ انہوں نے آنکھ جھپکنے
کی مقدار بھی کفر نہیں کیا ۱۔ حزقیل مومن آل فرعون ۲۔ حبیب نجار صاحب یٰسین ۳۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم ⊙ حدیث
شریف میں ہے افضل جہاد ظالم بادشاہ کو حق بات کہنا ہے ⊙ قوم نوح طوفان سے برباد ہوئی، قوم عاد باد صرصر
سے اور قوم ثمود ایک چنگھاڑ سے ہلاک ہوئی ⊙ توفیق و اختیار اللہ کے ہاتھ میں ہے ⊙ امر عام ہے توفیق خاص
دعوت عام ہے ہدایت خاص ہے ⊙

2654

وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ۳۲ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ مَا لَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ | فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ
بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ
يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ۳۴ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ
بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ
يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۳۵ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ
صَرْحًا لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۳۶ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى
وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ
عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ۳۷

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۳۳ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ

اور اے میری قوم! میں ڈرتا ہوں تمہارے بارے میں پکار کے دن سے ۳۲ جس روز تم بھاگو گے پیٹھ
پھیر کے ہوئے نہیں ہوگا تمہارے لئے اللہ (کے عذاب) سے کوئی بچانے والا اور جسے گمراہ کردے اللہ تعالیٰ
اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ۳۳ (اے میری قوم) بیشک آئے تمہارے پاس یوسف (علیہ السلام) موسیٰ ؑ
سے پہلے روشن دلائل لے کر پس تم شک ہی کرتے رہے اس میں جو وہ لے کر آئے تھے یہاں تک کہ
جب وہ وفات پاگئے تو تم نے کہنا شروع کر دیا کہ نہیں بھیجے گا ان کے بعد کوئی رسول یونہی گمراہ
کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہوتا ہے ۳۴ (یونہی گمراہ کرتا ہے) انھیں
جو جھگڑتے رہتے ہیں اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی (معقول) دلیل کے جو ان کے پاس آئی ہو (یہ طریقہ)
بڑی ناراضگی کا باعث ہے اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک اسی طرح مہر لگا دیتا ہے اللہ تعالیٰ
ہر مغرور (اور) سرکش کے دل پر ۳۵ اور فرعون نے کہا اے ہامان! بنا میرے لئے ایک اونچا محل
(اس پر چڑھ کر) میں ان راہوں تک پہنچ جاؤں ۳۶ یعنی آسمانوں کی راہوں تک پھر جھانک
کر دیکھوں موسیٰ کے خدا کو اور میں تو یقین کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے اور یوں آراستہ کر دیا گیا فرعون کے لئے اس کا
برا عمل اور روک دیا گیا اسے راہ (راست) سے اور نہیں تھا فرعون کا سارا فریب مگر اس کی اپنی تباہی کے لئے
(ضمن الظلم ۲۴/ المومن ۴۰/ آیت ۳۲ تا ۳۷ ✱ ت: ض)

۳۲ - اے قوم ! مجھے تمہاری نسبت آواز دینے کے دن سے ڈر ہے ۔ اس سے مراد قیامت کا دن ہے کہ ملائکہ
پکارا کریں گے اور اہل جنت کو ان کے مقامات کی طرف آنے کو کہیں گے یا ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکارے گا
جس طرح کہ مصیبت کے وقت پکارا کرتے ہیں اور ممکن ہے کہ اس سے غرض اس کی دنیا ہی میں مصیبت
اور ہزیمت کا دن ہو جس کے آنے کی خبر اس کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دی تھی یا اس کو خود سنت اللہ
کو دیکھ کر معلوم ہو گیا ہو کہ انبیاء علیہم السلام سے مقابلہ کرنے والے ایک روز آسمانی بلا میں گرفتار ہوتے ہیں
اور مصیبت آنے کے وقت اپنے یار و انصار کو پکارا کرتے ہیں ۔ ان پر بھی وہ دن آنے والا ہے

۳۳ - وہ کون سا دن ہے کہ جس روز تم پیٹھ دے کر بھاگو گے اور اللہ کے قہر سے تم کو کوئی نہ بچائے گا
(چنانچہ یہ معاملہ بحر قلزم میں غرق ہونے کے دن پیش آیا) نصیحت تمام کر کے یہ بھی فرما دیا کہ جس کو
اللہ گمراہ کرتا ہے اس کو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا ۔ یعنی اگر تم نے میری نصیحت پر عمل نہ کیا اور نہ
کرو گے تمہاری حالت سے معلوم ہوتا ہے تو سمجھ لو کہ تم کو اللہ ہی نے گمراہ کر دیا پھر میری ہدایت
کیا نفع دے سکتی ہے (تفسیر حقانی)

۳۴ - بے شک آئے تمہارے پاس یوسفؑ (موسیٰؑ) سے پہلے روشن دلائل لے کر (اہل مصر کی طرف) * اللہ تعالیٰ
نے حضرت موسیٰؑ سے قبل رسول بنا کر ان میں (حضرت یوسفؑ کو) مبعوث فرمایا ۔ آپ عزیز مصر تھے اور
اللہ کے رسول بھی ۔ اپنی امت کو عدل و انصاف کے ساتھ اللہ کی طرف بلاتے تھے مگر انہوں نے
آپ کی اطاعت محض وزارت دنیوی اور جاہ و منصب کے لئے (کی مبینہ) اس لئے اللہ تعالیٰ نے
فرمایا پس تم شک ہی میں گرفتار رہے اس میں جو وہ لے کر آئے تھے " اور تذبذب ۔ اور تشکیک
کی وادیوں میں (ہاتھ پاؤں) مارتے رہے ۔ حتیٰ کہ جب (وہ وفات پا گئے) تو لگے کف افسوس
ملنے اور کہنے لگے ۔ اب ایسا کوئی رسول تشریف نہیں لائے گا اب انہوں نے اپنے کفر و تکذیب کے سبب کیا
تمہاری طرح جس شخص کی حالت پر اللہ تعالیٰ اس کے اعمال میں اسراف اور دل شک دار تھا
کی وجہ سے اسے گمراہ کر دیتا ہے ۔ (تفسیر ابن کثیر)

۳۵ - جو بلا کسی سند کے اللہ کی جانب سے ان کے پاس ہو، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

اور قرآن کریم کی تکذیب کرتے ہیں جیسا کہ ابوجہل اور اس کے بدکردار ساتھی ان کی باتیں قیامت کے دن بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی غصہ اور نفرت کا باعث ہیں اور مومنین کو بھی دنیا ہی میں ان سے نفرت ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر ایک ایمان سے تکبر کرنے والے اور حق و ہدایت کے قبول کرنے سے سرکشی کرنے والے کے دل پر مہر لگا دیتا ہے

۳۶۔ اور فرعون نے اپنے وزیر ہامان سے کہا کہ میرے لئے ایک محل بنواؤ کہ میں وہاں چڑھ کر راستے تلاش کروں ممکن ہے کہ میں آسمانوں کے دروازوں تک پہنچ جاؤں۔ (تفسیر ابن عباسؓ)

۳۷۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو کسی جگہ میں ماننا کفار کا طریقہ ہے۔ رب تعالیٰ نہ کسی خاص جگہ میں ہے نہ ہر جگہ۔ وہ جگہ سے پاک ہے۔ آسمان ہماری روزی کی جگہ ہے نہ کہ روزی دینے والے کی * فرعون کی یہ بکواس یہ تو اپنا بھرم رکھنے کے لئے تھی ورنہ اس کا دل مان چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام سچے رسول ہیں اور ان کا بھیجنے والا سچا رب ہے اسی لئے ایسی گفتگو کر رہا ہے ورنہ صاف کہتا کہ میرے سوا کوئی رب ہو سکتا ہی نہیں آسمان و زمین کا مالک خود میں ہوں اور اگر دہریہ تھا تو کہتا کہ آسمان و زمین خود بخود بن گئے ہیں بہرحال اس کی مجبوری و مقہوری اس عبارت سے ظاہر ہے۔ (نور العرفان)

لغوی اشارے ⊘ تَنَادِ: فریاد کرنا، پکارنا ⊕ عَاصِمٍ: بچانے والا، حفاظت کرنے والا ⊕ زِلْتُمْ: تم الگ رہے ⊕ مُرْتَابٌ: شک میں پڑنے والا ⊕ مَقْتًا: غضب ⊕ صَرْحًا: محل، قصر ⊕ صُدَّ: رکنا، روکنا ⊕ کَیْدُ: فریب، چالاکی ⊕ تَبَابٍ: ہلاکت، گھاٹا، ٹوٹا، سدا ٹوٹے میں رہنا ⊕ (ا

تفہیمی خلاصہ ⊘ سچا مومن اپنے نبی کے علاوہ جملہ انبیاء کی نبوت پر ایمان لاتا ہے ⊖ جن کے قلب پر اللہ مہر لگا دیتا اس سے اسراف، ارتیاب و مجادلہ بالباطل صادر ہوتے ہیں ⊖ حدیث: جبار و متکبر قیامت میں چیونٹی کی طرح اٹھائے ⊗ ذکر الٰہی سے قلوب کی تطہیر کی جائے ⊖ تکبر و جبر سخت مذموم ہے ⊖ فرعون اللہ تعالیٰ کی ذات سے بے خبر تھا ⊕ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جیسے آنکھوں سے محجوب ہے ایسے ہی البصائر سے بھی پوشیدہ ہے۔ ملاءِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کو ایسے ہی تلاش کر رہے ہیں جیسے تم ⊖ حقیقی وجود اللہ تعالیٰ کا ہے

وَقَالَ الَّذِيٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۝٣٨ يٰقَوْمِ اِنَّمَا
هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۫ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ۝٣٩ مَنْ
عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ
اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۝٤٠ وَيٰقَوْمِ مَا لِيْٓ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَى النَّارِ ۝٤١
تَدْعُوْنَنِيْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ۫ وَّاَنَا
اَدْعُوْكُمْ اِلَى الْعَزِيْزِ الْغَفَّارِ ۝٤٢ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ لَيْسَ
لَهٗ دَعْوَةٌ فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اِلَى اللّٰهِ وَاَنَّ
الْمُسْرِفِيْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝٤٣

اور اس ایمان والے نے کہا اے قوم میری پیروی کرو کہ میں تم کو سیدھے رستہ پہ لے چلوں ۝٣٨
اے قوم یہ دنیا کی زندگانی جو ہے تو کچھ برتنے کی شے ہے اور آخرت کا گھر ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے
۝٣٩ جس نے برا کام کیا تو اتنی ہی سزا پائے گا اور جس نے نیک کام کیا خواہ مرد ہو خواہ عورت
اور وہ ایمان دار بھی ہو سو وہ جنت میں داخل ہوں گے جہاں ان کو بے حساب روزی ملے گی ۝٤٠
اور اے قوم میرا بھی عجیب حال ہے کہ میں تم کو نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھ کو آگ کی
طرف بلاتے ہو ۝٤١ تم مجھے اس بات کی طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا منکر ہو جاؤں اور اس کے ساتھ
اس کو شریک کروں کہ جس کو میں جانتا بھی نہیں اور میں تم کو زبردست بخشنے والے کی طرف بلاتا
ہوں ۝٤٢ بلا شک تم مجھ کو جس کی طرف بلاتے ہو وہ تو نہ دنیا میں بلانے کے قابل ہے اور نہ
آخرت میں اور بے شک ہم کو اللہ کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور بے شک بیہودہ لوگ ہی
دوزخی ہیں ۝٤٣

(فمن اظلم ۲۴ / مومن ۴۰ ۝ ۳۸ تا ۴۳ * ت : ح)

۳۸۔ بھلائی اور نجات کا راستہ وہ نہیں جس پر فرعون تمہیں چلانا چاہتا ہے بلکہ آؤ میں تمہیں رشد و ہدایت
کا راستہ دکھاتا ہوں جس پر چل کر تم اپنی منزل تک پہنچ سکتے ہو۔ (ضیاء القرآن)

۳۹۔ اے میری قوم! یہ دنیوی زندگی (تو چند روزہ) لطف اندوزی ہے لیکن یہ ایک حقیر اور تھوڑا

سامان ہے جس سے انسان کی قلیل مدت کے لئے لطف اندوز اور متمتع ہو سکتے ہیں پھر وہ ختم ہو جاتا ہے جب کہ اس کے برعکس آخرت ہمیشہ ٹھہرنے کی جگہ ہے جو کبھی زائل نہیں ہو گی لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ایسے اعمال کرو جو آخرت میں تمہارے لئے نفع بخش اور فائدہ مند ہوں۔

۴۰۔ جو برے کام کرتا ہے اسے اسی قدر سزا دی جائے گی اور جو نیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ ایمان دار ہو تو اس میں ایمان کی شرط اس لئے لگائی گئی ہے کیونکہ ہر نیک اور صالح عمل کی جزا کے لئے ایمان بنیادی شرط ہے کیونکہ اعمال کی جزا دینے کا مالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے اس لئے اس کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے تاکہ وہ عمل کئے جانے پر جس سے وہ راضی اور خوش ہوتا ہے کیونکہ جب عمل خالص اس کی رضا کے لئے ہو گا تو جزا بھی وہی عطا فرمائے گا۔ "بغیر حساب" کا مفہوم ہے کہ جنت میں انہیں اعمال کا اندازہ لگائے بغیر اور ان کا موازنہ کئے بغیر رزق دیا جائے گا بلکہ اس رزق میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے کئی گنا اضافہ فرما دے گا۔ (تفسیر مظہری۔ک)

۴۱۔ "اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا میں تمہیں بلاتا ہوں نجات کی طرف" موسیٰ علیہ السلام کی اتباع کی طرف (بلاتا ہوں) جو جنت ملنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں "مالی" فرمانا ایسا ہے جیسے عرب والے کہا کرتے ہیں "مجھے کیا ہوا کہ تجھے غمگین دیکھتا ہوں" یعنی تعجب کیا ہوا۔ (روح) "اور تم مجھے بلاتے ہو دوزخ کی طرف"۔ (نور العرفان)

۴۲۔ "اور یہ کہ ایسی چیز کو اس کا شریک ٹھہراؤں جس کے شریک ہونے کی میرے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اور اس کے بجائے اس بات کی دلیلیں ہیں کہ اس کا کوئی شریک نہیں اور میں تمہیں اس ذات کی توحید کی طرف بلاتا ہوں جو کافر کو سزا دینے پر غالب اور مومن کی مغفرت فرمانے والا ہے (تفسیر ابن عباس)

۴۳۔ "بے شک تم جس کی طرف مجھے بلاتے ہو" جھوٹے معبودوں کی طرف "وہ نہ دنیا میں" کسی کو "بلا سکتا ہے" یا نہ دنیا میں کسی کی دعا قبول کر سکتا ہے "اور نہ آخرت میں اور بے شک ہم کو" مرنے کے بعد "اللہ کے پاس لوٹ کر جانا ہے اور بے شک جو لوگ حد سے بڑھ گئے ہیں" کفر و شرک میں بڑھ گئے ہیں "وہ دوزخی ہیں"۔ (تفسیر وحیدی)

لغوی اشارے ۞ رَشَاد: نیکی، راستی، بھلائی ۞ اَلنَّجَاۃ: رہائی پانا، چھٹکارا حاصل کرنا ۞
مَرَدَّنَا: ہمارا لوٹنا یا جانا ۞ مُسْرِفِیْنَ: حدِ اعتدال سے باہر قدم رکھنے، آگے بڑھنے والے، بیہودہ ۞ (لغات القرآن)
تفہیمی خلاصہ ۞ سیدھا راستہ انبیاءؑ کی اتباع اور امانت رکھنا ہے ۞ حدیث شریف: موت کو زیادہ
یاد کیا کرو کہ جب تم موت کو زیادہ یاد کرو گے تو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی رغبت پیدا ہوگی ۞
اہلِ جنت کو اعمالِ صالحہ کی فضیلت پر جہاں دی جائے گی * رحمتِ اللہ تعالیٰ نے دیدار سے شرف بخشے گا و
جو اللہ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے تائب ہو تو وہ نہ سمجھے کہ گناہ بخشنے کی قدرت نہیں رکھتا ہے ۞